

ممکن نہیں کہ بحر قلب کی موجوں میں جوار بانا پیدا نہ ہو۔ کیونکہ پانی کی قدر پانی سے محروم اور پیاسے کو ہو سکتی ہے۔

رشد و ہدایت کی قدر معلوم کرنا ہو تو حق کے متلاشی کو اور علومِ حریہ کی قدر و قیمت سپاہی اور چیف کو ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر انہیں چیزوں کو انکے غیبِ مستحق مقام پر رکھ دیں تو وہ ظلم کے مصداق ہوگا۔ اسلامی تہذیب و تمدن کے اصول و ضوابط سمجھنے کی

کے درختوں کو آیا ہے کوئی معبود اللہ کے ساتھ بلکہ وہ ایک قوم ہیں کہ پھر جاتے ہیں راہِ راست سے۔

خدا کی معرفت کے حاصل ہونے کا اصلی ذریعہ قرآن حکیم ہے۔ لیکن اس مقصد کیلئے قرآن مجید کی بر تلاوت نتیجہ خیز نہیں ہے بلکہ اس کے کچھ آداب و شرائط ہیں اگر یہ ملحوظ رکھے جائیں تو قرآن مجید سے مذکورہ مقصد حاصل ہوتا ہے اگر یہ ملحوظ نہ رکھے جائیں تو یہ مقصد حاصل نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے پیغمبر پر وحی کا آغاز کیا تو تزکیہ نفس اس طرح کیا۔

يا ايها المدثر - قم فانذر - وربك فسكّر - وثبات فطهر - ولا تسكنر - ولربك فاصبر - (سورۃ المدثر: ۱-۵)

ترجمہ: اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو پس ڈرا لوگوں کو اور پروردگار اپنے کی بڑائی کر اور اپنے کپڑوں کو پاک کر اور پلیدی کو چھوڑ دے اور مت دے کسی کو زیادہ لینے کو اور اپنے پروردگار کیلئے صبر کر۔

تزکیہ نفس کیلئے مقولہ مشہور ہے التخلیہ قبل التخلیہ کسی چیز کو مزین بنانے کیلئے اس چیز کی صفائی ضروری ہے۔ لا الہ الا اللہ میں پہلے تمام معبودانِ باطلہ کی نفی ہے شرک سے صفائی کی گئی ہے۔ پھر ایک معبود حقیقی کا اقرار ہے قرآن کے اس مطالبہ پر عمل متقین کو ہی ہو سکتا ہے غیر متقین اس سے کبھی فیض یاب نہیں ہو سکتے۔

تو پھر ایک معبود حقیقی کا اقرار کر کے جب دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں تو پھر ارکان اسلام کو پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ جس کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا۔

عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ بنی الاسلام علی خمس شہادة ان لا الہ الا اللہ وان محمد عبده ورسوله واقام الصلوة وایتاء الزکوۃ والحج وصوم رمضان (مشق مایہ)

ترجمہ: حضرت عمر سے منقول ہے کہ نبی اکرم کا فرمان ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور بندے ہیں، نماز ادا کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا، روزے رکھنا۔

ارکان اسلام پانچ ہیں۔
توحید و رسالت، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج۔

ان سب سے ماورا اور مادہ و مادیات سے ہٹ کر انسانی اخلاق و آداب نے اسی قرآن کی تعلیم و ہدایت سے تکمیل کا درجہ پایا اور عدل و انصاف اور اخوت و مساوات کے سبق ازبر ہوئے

تزکیہ نفس:

سب سے پہلی شرط تزکیہ نفس ہے جو قرآن مجید کی ابتدائی آیات ہدیٰ للمتقین سے واضح ہو جاتی ہے۔ تزکیہ یہ ہمارے نفس کے ہر پہلو سے بحث کرتا ہے یہ ہمارے نفس کی ہر پہلو سے ایسی تربیت بھی کرتا ہے جس سے ہمارا نفس نفس مطمئنہ بن جائے نفس مطمئنہ کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے علم کی بنیاد ایک ایسی مستحکم سیرت پر قائم ہو جائے کہ تنگی و فراخی اور خوف و طمع کی کوئی آزمائش بھی ہم کو اس مقام سے نہ ہٹا سکے جہاں اللہ کی شریعت نے ہمیں کھڑا کیا ہے۔ یہی نفس مطمئنہ تزکیہ کا اصل مقصد ہے قرآن مجید میں اس نفس مطمئنہ کا بیان ان الفاظ میں ہوا ہے۔

يا ايها النفس المطمئنة ارجعي الى ربك راضية مرضية (سورۃ الفجر: ۲۷-۲۸)

ترجمہ: اے اطمینان والی روح تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے خوش ہو جائے۔

جدوجہد وہ کرے جسے دنیا کو ایک جیتی جاگتی صورت میں پیش کرنا ہے غرض قرآن کو جس سانچے میں ڈھالیں اس کا ہر مضمون مطالبہ کرنا ہے کہ اس کے پیچھے کوئی منظم تحریک اور مستقل دعوت کا پروگرام ہے۔

معرفت الہی کا مطالبہ:

قرآن ہم سے سب سے پہلے معرفت الہی کا مطالبہ کرتا ہے۔ فاعلم انه لا الہ الا اللہ (سورۃ محمد)

جس کیلئے وہ قرآن کی ہر سورت یا ہر آیت میں اپنا تعارف کر داتا ہے۔ امن خلق السموات والارض وانزل لکم من السماء ماء فانبتنا به حدائق ذات بھجة ما کان لکم ان تنبتوا شجرھا ء الہ مع اللہ بل قوم یعدلون۔ (ہود: ۶۰)

ترجمہ: آیا کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو اور اتارا واسطے تمہارے آسمان سے پانی۔ پاس اگائے ہم نے ساتھ اس کے باغ و رونق والے نہ قدرت تھی تم کو یہ کہ اگاؤ ان

کلمہ طیبہ میں غیر اللہ سے الوہیت کی نفی اور یہ الوہیت صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

فاعلم انه لا اله الا الله (مجادلہ)

ترجمہ: اور جان لے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

کلمہ طیبہ کے معانی کا علم حاصل کرنا واجب اور اسلام کے دیگر ارکان پر مقدم ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من قال لا اله الا الله مخلصا دخل الجنة جو کوئی نہایت اخلاص کے ساتھ یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

عظیم فساد:

کائنات میں سب سے بڑا اور عظیم فساد شرک ہے جس سے بچنے کا مطالبہ کرتے ہوئے فرمایا: ان الشرك لظلم عظیم (سورۃ لقمان) بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

شرک کی تعریف:

شرک کی صاف اور آسان تعریف یہ ہے کہ اللہ کے سوا کچھ اور لوگوں کو بھی مانوق الاسباب طریق پر حاجت روا اور مشکل کشا سمجھا جائے انہیں ناٹبانہ طور پر پکارا جائے ان سے استمداد و استعانت کی جائے اور ان میں خدائی صفات کا اثبات کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں شرک کیلئے جنت کی حرمت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء (اسراء: ۴۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتا اس کے ماسوا دوسرے جس قدر گناہ ہیں وہ جس کیلئے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے مسلمانو!

تمہاری داستان تک نہ ہوئی داستانوں میں عزیزو! ہمارے لئے واجب الطاعت دوسری چیزیں ہیں انہیں دو پر عمل کرنے کا نام اسلام اور دین ہے فرمان ربانی ہے۔ واطيعوا الله واطيعوا الرسول۔ اور کئی مقامات نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے ہوئے ساتھ ہی اپنی اطاعت اور رسول کی اطاعت کا حکم دیا۔

واقیموا الصلوة واتوا الزکوٰۃ واطيعوا الله واطيعوا الرسول لعلکم ترحمون۔

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

جس طرح نماز دین اسلام کا اہم رکن ہے اسی طرح زکوٰۃ بھی دین اسلام کا اہم رکن ہے۔ اسلام یہ چاہتا ہے کہ معاشرے میں یوں گردش کرے جس طرح انسانی رگوں میں خون گردش کرتا ہے۔

قرآن ہم سے چاہدو باموالکم وانفسکم کا مطالبہ کرتا ہے:

تغیرات فرمانہ تمہیں جنگ عظیم کا سامن دے رہے ہیں۔ ہر طرف آپادھابی فتنہ فساد اور افراط تفریق کا عالم ہے شبانہ روز بدلتے ہوئے حالات نو جوان مسلم کو وقت شناسی کا پیغام دے رہے ہیں۔ چار سو نفسا نفسی کا عالم ہے پوری دنیا میں مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا ہے۔

مجددوں کو گرا دیا جا رہا ہے۔ کلیسیاؤں کو سجا دیا جا رہا ہے امت مسلمہ پر ظلم و جور اور جبر و تشدد کی انتہا کر دی گئی ہے۔ واقعات کی اس سنگینی میں کہ جب ہر شخص امن کا خواستگار ہے۔ امن امن کی پکار ہر طرف الامان الامان کی صدا کہیں کانوں تک گونج رہی ہیں یوں تیزی سے بدلتے ہوئے

حالات انفر و اخففا و ثقلا کا بھولا ہوا سبق دہراتے ہوئے چیخ چیخ کر چلا چلا کر صدا لگا رہے ہیں۔

اے غفلت میں مدہوش مسلمانو!

اپنے آپ سے بیگانو!

دور و در نہ چال زمانہ قیامت کی چل گیا اور پکار رہے ہیں مسلمانو! ہوش کے ناخن دو تو وہ تھے جو اپنی جرات و بہادری ایمان و یقین غیرت ایمانی اور جذبہ شہادت سے اقوام عالم کو تسخیر کائنات کا سبق سکھاتے تھے آج اپنے ہی قبلہ اول سے محروم کر دیئے گئے ہیں برق رفتار قوم اپنی رفتار کھو چکی ہے۔

تھے وہ آباء تمہارے ہی مگر تم کیا باتھ پہ باتھ دھرت منظر فردا ہو آج دنیا کو پیغام امن دینے والی قوم اقوام متحدہ کے سامنے کا سہ گدائی اٹھائے ہوئے ہے مسلمانوں کیا تمہیں ان ینصروا الله ینصرکم کا وعدہ ذات خداوندی یاد نہیں؟ کیا تم

انفر و اخففا و ثقلا و جاهدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ کا سبق بھول گئے؟

کبھی تو وہ دور تھا جب بڑے سے بڑا ظلم بھی تمہیں صدائے حق سے نہیں روک سکتا تھا کبھی تمہیں تختہ مشق بنایا جاتا تھا۔ التا لکایا جاتا تھا تختہ دار پہ لکایا جاتا تھا لیکن تمہارا صرف ایک ہی جواب تھا۔

جان دی، دی ہوئی اس کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

معاملات:

عبادات کے بعد دوسرے نمبر پر معاملات ہیں معاملات میں آجکل اسلامی معاشرے میں سود خوری ایک لعنت ہے جس سے بازار ہنے کا مطالبہ قرآن مجید نے کئی ایک مقامات

پر کیا ہے۔ فرمایا۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ** (سورۃ بقرہ)

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تم واقعی مسلمان ہو تو (سود کی حرمت کے بعد) جو سود تمہارا باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم یقین رکھتے ہو۔

آج کل کاروباری دنیا کی نگاہ میں بیع و شراء کی طرح ایک جائز معاملہ سمجھا جاتا ہے اور نظام معیشت میں رفعت اخلاق اور باہمی اخوت و مساوات کی بقاء کی خاطر حرام قرار دیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **احل الله البيع وحرم الربوا** (سورۃ البقرہ)

اللہ تعالیٰ نے تجارتی خرید و فروخت کو جائز کیا ہے اور سود کو ہر حیثیت حرام قرار دیا ہے اور حرمت سود کے اعلان کیساتھ ساتھ گزشتہ واجب الادا سودی قوم کے متعلق یہ بتا دیا کہ اب جو کچھ کر چکے ہو وہ کر چکے مگر حرمت سود کے بعد اب قرضداروں پر جو سود رہ گیا ہے اس کو چھوڑو اور ہر گز نہ لو۔

سود ایک ایسا بدترین گناہ ہے جس کی قرآن و سنت میں بہت قباح و برائی بیان کی گئی ہے۔ سود ایک ایسی بدترین معصیت ہے جس کے ارتکاب سے دنیا میں ہلاکت و بربادی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور آخرت میں عذاب الیم سے دوچار ہونا پڑے گا۔

عن النبی ﷺ قال الرباء ثلاث وسبعون بابا ایسرھا مثل ان ینکح الرجل امه یعنی نبی ﷺ نے فرمایا سود کے تہتر درجے ہیں سب سے معمولی درجہ یہ ہے کہ کوئی اپنی ماں سے زنا کرے۔

آپ اندازہ لگائیں کہ فرمان رسول ﷺ کے مطابق جب سود کا سب سے کم درجہ ماں کے ساتھ زنا کرنے کے برابر ہے تو پھر اس آخری

درجے سے اوپر جو باقی تہتر درجے ہیں ان کی سزا اور عقاب کس قدر سخت اور جان لیوا ہوگی۔ (نعود باللہ من ذلک) دراصل سود خور انسان دولت و دنیا کے خمار میں ایسا بدمست ہوتا ہے کہ وہ انسانی اخلاقی حسرت و ہمدردی بلکہ انسانیت کو بے معنی اور مبہمل لفظ سمجھنے لگتا ہے۔ اور خود غرضی حرص و طمع اور دوسروں کو برباد کر کے اپنے مفاد کا حصول اس کی زندگی کا نصب العین بن جاتا ہے وہ ہر وقت اسی تنگ و دو میں پاگل کتے کی طرح مجنوں مجبوط الحواس پھرتا رہتا ہے۔ مظلوموں اور بے کسوں کی فریاد و حالت زار سے اندھا بہر اور گونگ بن جاتا ہے۔

اس لئے قرآن مجید نے یاد نش عمل کے قدرتی نتیجہ سے ڈراتے ہوئے عالم آخرت میں اس کی کیفیت و حالت کا نقشہ یوں کھینچا۔

الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخططه الشیطان من المس ذالک بانہم قالوا انما البیع مثل الربوا (سورۃ البقرہ: ۲۷۵)

ترجمہ: جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (آخرت میں خدا کے حضور) ایسی حالت میں کھڑے ہونگے کہ گویا ان کے بھوت پریت لپٹ گیا ہے اور وہ خبطی ہو گئے ہیں یہ اس لئے کہ انہوں نے خرید و فروخت کے معاملہ کو سود کے معاملہ کی طرح کہا ہے۔

تذکرہ تدبیر کا مطالبہ:

قرآن نفس انسانی کیلئے کوئی انوکھا صحیفہ نہیں کہ جس میں اونچ نیچ نہ ہو محض یہ تو یاد دہانی اور فطرت کی طرف ترجمانی ہے قرآن اپنے اوپر تذکر و تذکرہ کی دعوت صرف ان ذی شعور نفوس کو دیتا ہے جنہیں وہ یعقولون اور اولوالالباب کے القاب سے پکارتا ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

کذالک نفصل الآیات لقوم یتفکرون (سورۃ یونس)

کذلک یمین اللہ لک آیاتہ لعلکم تعقلون۔ (سورۃ احقاف) تذکر و تذکرہ کے بارے میں کسی شاعر نے کیا خوب ہی کہا ہے۔

کبھی اے نوجوان مسلم تدبر بھی کیا تو نے وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ایک ٹوٹا ہوا تارا

پیشین گوئی:

حقیقت بات تو یہ ہے کہ آج وہ دور نظر آ رہا ہے جس کی پیشین گوئی نبی آخر الزماں ﷺ نے آج سے چودہ سو سال قبل فرمائی تھی کہ

یاتی علی الناس زمان یا کلون الربا فمن لم یاکله اصابه عن عبادہ (نسائی، ترمذی، ابن ماجہ)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ عام طور پر لوگ سود خوری کریں گے کوئی شخص سود سے بچنے کی کوشش بھی کرتا ہے تو وہ بچ نہیں پاتا کیونکہ وہ ایک ایسے معاشرے کا فرد ہے جو سراسر سودی معیشت کے بل بوتے پر چل رہا ہے۔

ہمارے ملک کا پورا اقتصادی و معاشی نظام لین دین خرید و فروخت سب کچھ غیر اسلامی اور سودی ہے غرض کہ اسلام نے سود کو کسی حالت میں برداشت نہیں کیا اور نہ کہیں اس کو جگہ دی کیونکہ معاشرتی اور اخلاقی تباہ کاریوں کے اسباب و علل میں سب سے بڑا ذریعہ اور اہم سبب یہی سود ہے۔

بہر حال قرآن مجید ایک ضابطہ حیات ہے اور قرآن مجید کا مطالبہ ہے کہ اس ضابطہ حیات کے مطابق زندگی بسر کرو تو تمہیں بھی ٹھوکر نہ کھاؤ گے۔ جو کچھ پہلے ہو چکا ہے اس سے توبہ کر لو کیونکہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ کو قبول کرتا ہے اور اس کے گزشتہ گناہوں کو توبہ منادیتی ہے۔

دل مردہ دل نہیں اسے زندہ کر دوبارہ کہ یہی ہے امتوں کے مرض کہن کا چارہ